سلسلۂ مکاتیب حضرت بنوریؒ

مکاتیب حضرت مولانا میاں سید اصغر حسین رحمہ اللہ

بنام حضرت بنوری رحمہ اللہ

انتخاب: مولانا سید سلیمان یوسف بنوری

(۱)

حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ بنام حضرت علامہ سید محمد یوسف بنوریؒ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۷۸۶

بخدمتِ عالی کرم فرمائے بندہ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

بعد عرضِ سلام مسنون، بالکل صحیح خیال فرمائیں کہ ایک شب کو خیال کر رہا تھا کہ عرصہ دراز سے کچھ خیر خیریت معلوم نہیں ہوئی، خدا جانے (آپ) کہاں اور کس حال میں ہوں گے؟ دوسرے روز آپ کا عنایت نامہ موصول ہوا، شکرِ خدا کیا۔

الحمد للہ کہ بلا عرضِ احقر خود آپ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ یہ مشاغل (۲) بالکل بعید از علم ہیں، اور

---

(۱) حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحب رحمہ اللہ، دیوبند کے ایک معروف علمی گھرانے کے چشم و چراغ تھے، حضرت میاں صاحب کے نام سے معروف تھے۔ دار العلوم دیوبند کے فاضل اور بعد میں عرصہ دراز تک دار العلوم ہی کے استاذ رہے۔ طویل مدت تک دورہ حدیث میں سنن ابی داؤد پڑھاتے رہے۔ مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ جیسے اکابران کے تلامذہ میں شمار ہوتے ہیں، حضرت بنوری رحمہ اللہ سے نہایت پُرخلوص اور محبت آمیز تعلق رکھتے تھے، جس کا کچھ اندازہ پیش نگاہ خطوط سے ہوگا۔ ان کی تالیفات میں مفید الوارثین، گلزارِ سنت اور حیاتِ شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی رحمہ اللہ وغیرہ شامل ہیں۔ ۱۲۹۴ھ میں دیوبند میں ولادت ہوئی۔ اور ۲۲ محرم ۱۳۶۴ھ کو انتقال ہوا۔ ان کے حالات کے لیے ملاحظہ فرمائیے: سوانح حیات از مولانا اختر حسین صاحب رحمہ اللہ (خلف اکبر حضرت میاں صاحب رحمہ اللہ) دار الکتاب اصغریہ، دیوبند۔

(۲) بظاہر سیاسی مشاغل کی جانب اشارہ ہے۔

فضلھم نے (جو حضرت مولانا المحدث محمد انور شاہ صاحب قدس اللہ سرّہ العزیز کے ارشد تلامذہ اور اعزّہ رفقاء میں سے ہیں) رسالہ ’’قُبلة المجلّي لقبلة المصلّي‘‘[1] تالیف فرما کر اپنی تحقیقاتِ علمیہ اور تدقیقاتِ فقہیہ سے اہلِ علم کے لیے ایک نادر ووافر ذخیرہ جمع فرما دیا ہے، اور حق یہ ہے کہ سلف میں سے کسی نے اس بسط سے اس مسئلہ کو واضح کرنے کی طرف توجہ نہیں فرمائی تھی، حق تعالیٰ کی توفیق ہوئی اور بہترین طرز سے فاضل مؤلف نے بمصداقِ ’’کم ترك الأوّلُ للآخر‘‘ اس کام کو انجام دیا۔

ذی علم مؤلف کی تحقیقات، اکابر محققین کی تحقیق کو یاد دلاتی ہے، اور بیش بہا مضامین کی حامل سلیس عبارات بلسانِ عربی مبین شُرّاح ومفسرینِ حدیث کی وضاحتِ بیان کا نمونہ پیش کرتی ہے۔ قابل مؤلف۔ جزاہ اللہ جزاءً حسناً۔ نے اسفارِ (کتبِ) کبیرہ وکثیرہ کے مطالعہ کے بعد ایسا قابلِ قدر ذخیرہ مہیّا فرمایا ہے، جو طلبائے علوم دینیہ کے علاوہ بالغ النظر اور وسیع المطالعہ حضرات اہلِ علم کے لیے بھی دلچسپی کے ساتھ موجبِ بصیرت ومنفعت بخش ہے۔

نقلِ مذاہبِ ائمہ کبار میں جس بالغ نظری اور تحقیق سے مؤلفِ علّام نے کام کیا ہے، وہ انہی کا حصہ ہے، اور اہلِ علم وکمال ہی اس کا اندازہ کرسکتے ہیں، اور تطبیقِ دلائل بالمسائل میں جو مجتہدانہ ذکاوت اور حسنِ انتقالِ ذہنی کے نمونے دکھلائے ہیں، ان کی قدر ومنزلت اربابِ ذوق ہی کرسکتے ہیں، اور کتاب کے مطالعہ کے بعد بے ساختہ یہ شعر پڑھ سکتے ہیں:

مَضَتِ الدُّهُوْرُ وَ مَا اَتَيْنَ بِمِثْلِهٖ
وَلَقَدْ اَتٰى فَعَجَزْنَ عَنْ نُظَرَائِهٖ

حق تعالیٰ رسالے کو خلعتِ قبول سے معزّز فرمائیں، اور جناب مؤلف کی سعی (کو) مشکور فرما کر اسی قسم کی اور توفیقاتِ خیر عطا فرما کر مقاصدِ دارین میں فائز المرام کریں، آمین!

کتبه الفقیر

سید اصغر حسین حسنی حنفی قادری دیوبندی عفا اللہ تعالیٰ عنہ

ماہِ رجب سنہ ۱۳۵۳ھ

..... ❁ ..... ❁ ..... ❁ .....

(۱) ابتدا میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ نے کتاب کا یہ نام تجویز فرمایا تھا۔